اخبار چہر نہایت از بس روشن | زد گشت دلیل حق بر من ہمہ تن | اعجاز نوشت بہر این سال جدید | منشور محمدی ہست جاوید حسن

منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمد | توریت بلا توریہ انجیل بانجیل | گویان صفت و سیرت مہر و محمد

نمبر ۱۵ | مطبوعہ ۲۵ وین جمادی الاول سنہ ۱۳ ہجری | جلد ۱۲

اشتہار یہہ اخبار عشرہ دار بصفاہین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک بحساب ۵ روپیہ بذریعہ منی آڈر مہتمم کے نام آنی چاہئے

مثنوی عیش

مستوجب حمد وہ خدا ہے | جو خسرو کشور بقا ہے
عالم ہے قدیر ہے احد ہے | سلطان قدم واہد ہے
مالک رازق کریم خالق | عادل سامع مرید صادق
خلاق زمین و آسمان ہے | وہ غارس باغ کن فکان ہے
پیدا ہوے ایک لفظ کن سے | اشعارہ ہزار عالم اوس کے
قندیل فلک بوجہ احسن | شمع مہ و مہر سے ہی روشن
شاہنشہ ملک بے مثالی | محبوب حسیم لایزالی
دیہیم جلال فرق پر ہے | اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے
خالق ہر چیز کا وہی ہے | صنعت ہر چیز مین رکھی ہے
افعال حکیم لایزالی | ہوتے نہین مصلحت سے خالی
کیا لکھون ثنای ایزد پاک | ارشاد نبی ہے ماء فتاک
جب نعت نبی کا وقت آیا | خامہ نے ادب سے سر جھکایا
لولاک لما خلقت الافلاک | آیا ہی بشان شاہ لولاک
اس نظم کو کر چکا جب ارقام | توقیع محمدی رکھا نام

ای صل علی رسول امجد | سرمایہ ہمران محتمد
جو اوسکی ثنا لکھون وہ کم ہی | خورشید عرب بہ عجم ہے
وہ افسر فرق انبیا ہے | محبوب جناب کبریا ہی
شاہنشہ کشور نبوت | آرایش مسند شریعت
سب پر شرف نبی عیان ہے | وہ علت غائی جہان ہے
ای خامہ عیش لکھ بانصاف | منشور محمدی کے اوصاف
جب سے نکلا یہہ رشک گلزار | نظرون سے گرے جہان کے اخبار
جو فضل و شرف اسے بجا ہی | ہمنام جناب مصطفا ہے
نور رخ دلپذیر اسلام | ماحی ملل ظہیر اسلام
شمس الاخبار آسمان پر | ہے پیش مسیح نیک اختر
کرتا ہے بقلب زار و ناشاد | منشور محمدی کی فریاد
چھپتے رہین صحیح سب کو ایف | بے شبہہ ہے افسر صحایف
عمدہ جزرین نفیس مضمون | ہر لفظ ہے رشک در مکنون
سال دمہ ورود شبہ الہی | ہوا اسکو بہت بڑی ترقی

اعلان

اخبار منشور محمدی کے اگیارہ جلدون کے متفرق پرچے مطبع بحر الاسلام مین موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہی کہ جن صاحبون کو ان متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو بارسال قیمت یعنے فی پرچہ ۰ر کے حساب سے جتنے پرچے ضرور ہون منگوالین محصول ڈاک ۷ پرچون کو ۰ر ہے -

غریب مسلمانون اور مشن اسکول کے مسلمان طالب علمون سے قیمت کی درخواست نہین فقط محصول ڈاک بھیجدینے سے ۰ر مین ۷ پرچے انکے نام روانہ کئے جائینگے -

خوش خبری

یکم فروری ۱۸۹۶ء کو بمقام ریتی علاقہ بنیا نیر چار ہندو جن مین سے ایک برہمن ایک راجپوت دو بنجارے تھے - مولوی رکن الدین صاحب قاضی شہر کی خدمت مین حاضر ہوکر کمال اشتیاق اور خوشی کے ساتھ مشرف باسلام ہوے راجپوت ایک گانون کا زمیندار ہے اور دو بھائی اور مان اور نوجوان جورو بھی رکھتا ہے جسکے نسبت کامل یقین ہے کہ اپنے خاوند کے کہنے سے مسلمان ہونیکو طیار ہے چنانچہ آدمی اوس کے لینے کو گیا ہے - اوسکے بھایون نے جو اوس سے بڑے ہین حاکم راج کے پاس مولوی صاحب پر نالش بھی اوس روز کی مگر خود انکے بھائی نے عدالت مین جاکر کہدیا کہ مولوی صاحب کا کیا قصور ہے مین اپنی مرضی سے دین اسلام کو سچا سمجھکر نجات کے لئے مسلمان ہوا ہون - ہندون کا دین جھوٹا ہے میری روح نے اوس دین سے تسلی نہین پائی لہذا چھوڑ دیا - حاکم نے فورًا مولوی صاحب موصوف سے کہا کہ آپ اپنے گھر جائین اور راجپوت مذکور سے بھی ایسا ہی کہا راجپوت مذکور کا نام پہلے کاہنہ سنگھ تھا اب عبدالعزیز رکھا ہے دونون بنجارے رشتہ مین ماموں بھانجہ ہین ماموں کا نام بلدیو عمر ۳۵ سال اور بھانجے کا نام رامچندر عمر ۱۶ سال ہے بھی گھر سے آسودہ ہین انکا بیان ہے کہ ہمنے دہلی مین پندرا روز تک ایک مولوی صاحب کا وعظ سنا اور اون مولوی صاحب نے پادری گورہ کو بھی بحث مین بند کردیا تھا ورنہ ہمارا ارادہ عیسائی ہونیکا تھا - مگر جب پادری تقریر مین بند ہوگیا تو ہمنے مصمم ارادہ مسلمان ہونیکا کرلیا - مامون کا نام عبداللہ اور بھانجے کا نام عبدالقیوم رکھا گیا ہے - دونون بھائی ہوے ہین برہمن کا نام گنگا دھر ہے عمر جسکی ۳۰ سال کی ہے شاستر پڑھا ہوا ہے کچھ اردو بھی جانتا ہے اسنے لالہ اندرمن مرادآبادی کی کتابین پڑھکر مدتون مسلمانون سے بحثین کین اور پھر پادریون اور مسلمانون کا مباحثہ بھی شوق سے دیکھا دہلی مین مولانا ابوالمنصور فن مناظرہ کی تقریر سنکر دلمین تو ایمان لے آیا تھا مگر ظاہر تین برس بعد اب ہوا - اسکا نام شیخ اللہ بخش رکھا گیا برہمن نے اپنے پاس سے پچاس روپیہ خرچ کرکے فقرا و علما کی دعوت اوسی روز کی - ہمارے دوست ہلوائی علی الخصوص بھائی نوروجی - (نورافشان) ذرا اس خبر کو عینک لگاکر پڑہین +

راقم - م - م - ی خیرخواہ اسلام

مکتی فوج

لندن کے بازارون مین بطرح بیعزت کیجاتی ہے +

لندن مین مکتی فوج کے جواب مین ایک فوج قایم ہوئی لیپل گریفن صاحب نے مکتی فوج کو خبر دی ہے کہ اگر وہ وسط ہند مین شور مچائیگی تو وہ مجبور ہونگے انکو کان

پکڑ کر بحر بمبئی پولیس علاقہ مذکور سے باہر نکالدین - الخ

سالویشن آرمی کا مقدمہ
بمبئی

۱۰ مارچ سنہ رواں کو محکمہ فوج کا مقدمہ جناب دوسا
بھائی صاحب مجسٹریٹ کی اجلاس مین پیش ہوا مجسٹریٹ
صاحب نے بعد ثبوت مقدمہ فرمایا کہ مسٹر ٹکر مع اپنے ہمراہیون
کے قبل اسکے دو بار عدول حکمی و بیجا کارروائی پر گرفتار ہوکر
عدالت مین آئے یہہ اپنے فعل سے باز نہین آتے لہذا
ایک ماہ قید محض کی سزا دیگئی اور انکے ہمراہیون پر پچیس
پچیس روپیہ جرمانہ و درصورت عدم ادخال جرمانہ ایک
ایک ہفتہ قید اور ایک سو بحر متعینہ قلابہ کہ جسنے انکے کمک
کی تھی ایک یوم قید غرض سب کے سب جیل خانہ کی ہوا کھاتے
ہین وہان بھی یہہ قیدیون کے بہکانے مین نہ چوکین گے
گورنمنٹ کو چاہئے کہ یا تو اوس گروہ فتنہ انگیز کو ہند سے
بدر کرے یا یہہ ہدایت ہو کہ مثل دوسرے قیدیون کے اپنے
وعظ کا طریقہ اختیار کرے اور کلمات ناشایستہ و بیجا
شور و شر سے باز آئے کہ موجب فساد کا ہے - کشف الاخبار

بقیہ رسالت اور کرامت

بعض مفسرین نے پہلی آیت مندرجہ سورت احقاف -

واذا تتلیٰ علیہم آیاتٍ بیناتٍ قال الذین کفروا للحق لما
جاءہم ہذا سحر مبین سے بھی معجزات مراد لئی ہین انکے نزدیک
تلاوت بھی ایک عام لفظ ہے جسکی معنی پڑہنے اور سنانے
اور ظاہر کرنے اور روشن کرنے اور بیان کرنے کے ہین -
اونھون نے آیت مذکورہ کے یہہ معنی کئی ہین کہ جب ظاہر کئے
جاتے ہین اوپر ہماری کھلی نشانیان تو کہتے ہین منکر

یہہ تو ہے جادو صریح ان معنون پر یہہ دلیل قایم کرتے
ہین کہ اسی طرح پر قرآن مجید کی سورت جاثیہ مین خداوند
کریم اپنے قدرتون اور حکمتون کو ظاہر کرکے ارشاد فرماتا ہے
کہ تلک ایات اللہ نتلوہا علیک بالحق یعنے جب ظاہر کی
گئین اوپر تیری اللہ کے نشانیان وہ کہتی ہین اگر اس آیت
مین آیات اللہ سے قرانی فقرون کا سننا مراد ہوتا تو
اوپر کے فقرون مین صرف فقرون کا ذکر چاہیے تھا مگر اونھین
تو خداوند کریم لوگون پر اپنی قدرتین اور حکمتین ظاہر کرتا ہے
جیسا کہ فرماتا ہے ان فی السموات والارض لایات للمومنین
وفی خلقکم وما یبث من دابۃ ایاتٌ لقوم یوقنون واختلاف
اللیل والنہار وما انزل اللہ من السماء من رزق فاحیا
بہ الارض بعد موتہا وتصریف الریاح ایاتٌ لقوم یعقلون
بیشک آسمانون اور زمین مین بہت نشانیان ہین ماننے
والون کو اور تمہارے بنانے مین اور جتنی بکھیرتا ہے جانور
یقین لانے والون کے واسطے نشانیان ہین اور رات اور دن
کا بدلنا اور جو اللہ نے آسمان سے رزق اتارا پھر زندہ کیا -
اوس سے زمین کو مرگئے پیچھے اور ہوا کے بدلنے مین عقل والون
کے واسطے نشانیان ہین - جب یہہ قدرتین اور صریح
حکمتین اللہ تعالیٰ بیان کرچکا تو پھر ارشاد فرمایا کہ تلک
ایات اللہ نتلوہا علیک بالحق اسی طرح پر قرآن مجید کے
سورت بقرہ مین وارد ہے کما قال اللہ ان فی خلق السموات
والارض واختلاف اللیل والنہار والفلک التی تجری فی البحر
بما ینفع الناس وما انزل اللہ من السماء من ماء فاحیا
بہ الارض بعد موتہا وبث فیہا من کل دابۃ وتصریف الریاح
والسحاب المسخر بین السماء والارض لایاتٍ لقوم یعقلون

قرآن کے ان فقرون مین بھی لفظ آیات سے خدا کی قدرتین
اور حکمتین مراد ہین پھر قرآن مجید کی سورت آل عمران مین
واقعہ ہے کذبوا بآیاتنا فاخذہم اللہ بذنوبہم واللہ شدید
العقاب اس آیت مین بھی لفظ آیات سے معجزات مراد
ہین قوم عاد اور ثمود کی طرف اشارہ ہے قرآن مین کئی ایک
جگہہ بجاے نتلوہا یا تتلی کی اور الفاظ سے بھی اپنی آیات
کو بیان کیا ہے جیسا کہ سورت آل عمران مین وارد ہے کذالک
یبین اللہ لکم آیاتہ لعلکم تہتدون اس فقرہ مین بجای
تتلی کے صیغہ اور لفظ یبین بیان کیا ہے جسطرح پر ان
لفظ سے ظاہر کیا یا بیان کیا مراد ہے اسی طرح پر لفظ نتلی
یا نتلوہا سے بھی ظاہر کیا یا بیان کیا مراد ہے محقق صاحب
کا یہہ ارشاد کہ آنحضرت کو کفار کا ساحر کہنا معجزہ کی دلیل
نہین ہوسکتی ایک بیوقوفانہ ارشاد ہے کفار نے انبیا علیہم السلام
کو اوسی وقت ساحر کہا ہے کہ جب اونسے معجزات دیکھی ہین۔
کوئی دانا آدمی کہہ سکتا ہے کہ مشرکین یا کفار عرب بلاد جہہ
اور بلا دیکھے معجزات کے آنحضرت کو ساحر یا جادوگر کہتے
تھے حضرت عمر اور حضرت علی اور حضرت عثمان اور حضرت
ابوبکر و دیگر مسلمانان ذی القدر و ذی التاثیر بھی تو
اوس زمانہ مین موجود تھے اونکو کافرون اور مشرکون
نے کیون نہ جادوگر یا ساحر کہدیا وہ بھی تو اسلام کو سچا
دین اور دیگر ادیان اور مشارب کو جھوٹا بتلاتے تھے لازم
تھا کہ عرب کے مشرک اور کافر اونکو بھی جادوگر کہتے کیا وجہہ
کہ اوس ساری جماعت مین سے صرف آنحضرت کو ہی مخصوص
کیا گیا خصوصیت کی کوئی وجہہ تو ضرور ہونی چاہیے۔
عرب کے کافر اور مشرک جو کوچہ بکوچہ اور گلی بہ گلی وقتاً فوقتاً
آنحضرت کو ساحر یا جادوگر کہتے پھرتے تھے کیا یہہ اونکی
ہانک اور پکار اور شور و شر بے وجہہ ہی تھا اگر آنحضرت انکو
کرامتین اور معجزات نہین دکھائے تھے تو انہون نے
پھر بجاے جادوگر یا ساحر کہنے کے سیدہا یون ہی کیون
نہ کہدیا کہ کچھہ بھی نہین سحر فرماتے کافرون اور مشرکون
کو جادوگر کہنی پر کس عجیب شی نے آمادہ کیا وہ کون شی اور
فعل تھا کہ جسکے سرزد ہونے سے کافرون اور مشرکون
کے دلون مین یہہ بات پیدا ہوی کہ آنحضرت جادوگر یا ساحر
ہین صرف کسی امر کا دعوی کرنا تو اس امر کا مقتضی نہین
کہ کسی کو جادوگر کہا جاوے یہہ لفظ تو دشمنون اور کفار
کے جانب سے دوسری صورت مین اطلاق کیا جاسکتا ہے
کہ جب کسی رسول یا نبی سے کوئی کرامت یا معجزہ صادر
ہو ہمکو اس امر کے تصدیق کے واسطے اگلے نبیون اور
رسولون کے حالات اور اونکی وقت کے کافرون اور مشرکون
کے الزامات کو دیکھنا چاہیے کہ اونھون نے اپنی وقت کے
نبیون یا رسولون کو معجزات دیکھنے پر کیا کچھہ کہا قرآن
مجید مین کئی ایک جگہہ پر لکھا ہے کہ لوگ پہلے نبیون
اور رسولون کو کرامتین دیکھنے پر ساحر یا جادوگر کہتے
رہے جیسا کہ قرآن مجید کے سورت اعراف مین واقعہ
ہے وقالوا مہما تاتنا بہ من آیۃ لتسحرنا بہا فما نحن
لک بمومنین کہا فرعونیون نے جو تو لاویگا ہمارے پاس
نشانیین کہ ہم پر جادو کرے ہم نہین اونکو مانینگے
سورت یونس مین لکہا ہے فلما جاءہم الحق من عندنا قالوا
ان ہذا لسحر مبین ۞ قال موسی اتقولون للحق لما
جاءکم اسحر ہذا ولا یفلح الساحرون پس جب آیا

اونکے پاس حق کہا اونھون نے تحقیق یہہ البتہ جادو ہے
ظاہر کہا موسیٰ نے تم یہہ کہتے ہو تحقیق بات کو جب وہ پہنچے تم
پاس کیا جادو ہے یہہ اور چھٹکارا نہین پاتے جادو کرنیوالے
قرآن نے اوسی حالت مین کفار اور مشرکین کے جانب سے
رسولون کے بابت سحر اور جادو کا لفظ اطلاق کیا ہے کہ جب کافرون
نے معجزات دیکھکر کہا ہے جیسا اور انبیاء کی بابت کفار کی
طرف سحر اور جادو کا الزام ظاہر کیا گیا ہے ایسا ہی آنحضرت
کی بابت آنحضرت کے معجزات کو بیّنات اور آیات سے تعبیر
کیا ہے ایسا ہی اور نبیون کے معجزات کو جیسا کہ قرآن
کی سورت ابراہیم مین وارد ہے جاءتہم رسلھم بالبیّنات
اور سورت بقرہ مین ہے وآتینا عیسی ابن مریم البیّنات
آنحضرت کے بابت سورت عمران مین ارشاد ہوا ہے۔
وشہدوا ان الرّسول حق وجاءہم البیّنات سورت صف
مین مذکور ہے فلمّا جاءہم بالبیّنات قالوا ہذا سحر مبین۔
لفظ آیت اور بیّنات کی معنی قرآن کی ردی سے ہی
کرامت اور معجزہ کی ہین بلکہ عربی بائبل مین بھی معجزہ
کے بجای انہین دونون لفظون سے کام لیا گیا ہے۔
چنانچہ بائبل عربی مطبوعہ مطبع مدرسہ من لدینہ اوکسفورڈ
سنہ ۱۸۶۹ء کی انجیل متی کے باب ۱۲ ورس ۳۸ اور ۳۹ کی
یہہ عبارت ہے۔ حینئذٍ اجاب قوم من الکتبۃ والفریسیین
قائلین یا معلم نرید ان نری منک آیۃً ۳۹ فاجاب
وقال لہم جیل شریر وفاسق یطلب آیۃً ولا تعطی لہ
آیۃً الا آیۃ یونان النبی پھر اسی انجیل کے باب ۱۶ ورس
۱ مذکور ہے۔ وجاءہ الفریسیون والصدوقیون
لیجربوہ فسالوہ ان یریہم آیۃً من السّماء پھر انجیل لوقا

کی باب ۲۳ ورس ۸ مین لکھا ہے اما ہیرودیس فلمّا
رای یسوع فرح جدّا لانہ کان یرید من زمان طویل ان
یراہ لسماعہ عنہ اشیاء کثیرۃ وترجی ان یری آیۃً تصنع
منہ اوپر کے ورسون مین بائبل کے عربی مترجمون نے لفظ
آیۃ کو بجای نشانی اور معجزہ کے استعمال کیا ہے جس سے
اس لفظ کا معانی مذکور پر مستعمل ہونا بشہادت مخالف
ثابت ہی فہو المدّعا۔

قولہ پھر سورت قمر آیت ۲ جس کا ایدیٹر صاحب نے حوالہ دیا
ہے یعنے اگر دیکھین کوئی نشانی تال دین اور کہین یہہ جادو
ہے چلا آتا اس مین اور مثل اسکے آیتون مین معجزے سے انکار
پایا جاتا ہے یعنے اگر دیکھین کوئی نشانی تو اوسکو جادو
کہین اس لئے دکھائے نہین جاتی کسی خاص معجزہ کی طرف
اشارہ نہین ہے یہہ آیت اور سورت صافات کی آیت ۱۴
و ۱۵ ایک ہی مطلب ادا کرتی ہین اور یہہ اوسی طرز پر ہین
یعنے ان مین نشانیون کے نسبت ویسی ہی شرط لگائی گئی ہے جیسے
ہم نے پیشتر بیان کیا یعنے اگر ہم اون پر آسمان سے فرشتے اور
اون سے بولین مردے اور جلا دین ہم ہر چیز کو ان کے سامہنے پر گز
ماننے والے نہین سورت انعام اسے یہہ ظاہر نہین ہوتا کہ
حضرت نے کوئی فرشتہ اون نہین دکھایا یا کوئی مردہ جلایا مگر غرض
یہہ ہے کہ ایسا واقعہ ہو تو بھی لوگ نہ مانینگے اسی طرح سورت
قمر اور سورت صافات کے آیات کا بیان ہے اور یہہ نہین
کہ حضرت نے کوئی نشانی دکھائی اور لوگون نے اوسے سحر
کہدیا لیکن یہہ کہ اگر کوئی معجزہ واقعہ ہو تو یہہ لوگ اوسے
جادو کہینگے پس اس سے بھی معجزات کی نفی قایم ہوتی ہے
باوجود اسکے اگر پھر بھی سحر سے حضرت کے معجزات منتج

کی جاتی ہین تو اون معجزات کے جنہون نے منکرون کو موقوف یا
کر اون کے سبب سے حضرت کو ساحر کہین اور اون کے معجزون کو سحر
کہین اونکی تشخیص قرآن سے کیجاوے تاکہ وہ انکار معجزات
یا اونکی عذر جن سے اپنی کم زوری کو چھپاتے تھے اور کرامت
ثابت ہوئین مگر یہہ بات ہر کوئی جانتا ہے اور آپ بھی واقف
ہونگے کہ قرآن مین ندارد ہے اور صرف حدیثون کا غوغہ ہے
کہ حضرت نے محمد نے صدہا معجزے کی حالانکہ قرآن کہتا ہے کہ انھون
نے ایک بھی نہین کیا -

اقول سبحان اللہ فہم و فہراست اور تحقیق ہو تو ایسی ہی
ہو جناب محقق صاحب سورہ قمر کی آیت دوسری سے یہہ
استدلال کرتے ہین کہ اوس سے معجزات کا انکار پایا جاتا ہے
کیون جناب یہہ انکار کا لفظ کہان پر چرہ گیا ہے یا کچھ خبط
ہو گیا ہے اوپر کے آیات محولہ سے تو آنحضرت کا جیسا انکار
ظاہر ہوتا ہے بیان ہو لیا ہے ناظرین خود ہی فیصلہ کر لین گے
کہ بات کیا ہے اب اس آیت محولہ کو دیکھتے ہین اصل آیت یہہ
ہے اقتربت الساعۃ وانشق القمر وان یروا آیۃ یعرضوا
ویقولوا سحر مستمر - ساعت نزدیک ہوی اور ٹکڑے ہوا چاند
اور اگر دیکھتے ہین معجزہ منہ پھیرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہہ
جادو ہے ہمیشہ کا شان نزول اس آیت کا یہہ ہے کہ ایک
دفعہ آنحضرت کفار مکہ کو حج دنون مین آثار قیامت اور قیامت
کا واقعہ سمجھا رہے تھے جس مین آنحضرت نے ضمنا یہہ بھی ذکر
کیا کہ بروز قیامت چاند اور سورج بھت جاوین گے کفار نے اس
امر کو اپنی خیال مین غیر ممکن خیال کر کے کہا کہ اگر ایسی واقعات
کا بروز قیامت وقوع مین انا درست ہے تو اس وقت چاند
کو دو ٹکڑے کر دکھائی آنحضرت بحکم رب الودود انگشت مبارک

سے اشارہ کر کے کہا کہ دیکھو چاند آسمان پر دو ٹکڑے ہو گیا -
جب کافرون نے اس عجیب معجزہ کو اپنی آنکھون سے دیکھا تو از
راہ عناد و تعنت یہہ کہنا شروع کیا کہ تو ہمیشہ سے جادو کیا
کرتا ہے صیغہ ان یروا صاف اس بات کو ثابت کر رہا ہے
کہ کفار مکہ نے معجزہ شق القمر کو دیکھ کر اعراض کیا اور جادو
سے نسبت دی جس حالت مین بقول معترض صاحب کسی نے
آنحضرت سے معجزہ مذکور دیکھا ہی نہین تھا کیونکہ سحر سحر کہنا
شروع کیا ای محقق صاحب ذرا انصاف کرو بلا دیکھے
معجزہ شق القمر کافرون نے سحر کا گیت گانا کیون شروع
کیا بقول آپکے معجزہ مذکور تو واقعہ ہی نہین ہوا تھا
کافرون نے اعراض کس امر سے کیا جناب من ان آیتون سے
تو انکار ثابت نہین ہوتا آپ نے یہہ خلاف واقعہ بات
کہان سے نکالی جن جن سورتون اور آیات کا آپنے حوالہ
دیا ہے اونکا جواب پہلے ہو چکا ہے انصاف سے ملاحظہ
فرمائیے کیون جھوٹ بولتے ہو قرآن نے کس جگہ کہا ہے
کہ اگر کافرون کو معجزات دکھائی جاوین گے تو جادو کہینگے
قرآن تو صاف صاف کہہ رہا ہے کہ لوگ معجزات دیکھتے
ہین اور جادو کہتے ہین آیت وان یروا آیۃ یعرضوا
ویقولوا سحر مستمر کو انصاف اور عدالت سے دیکھئے
جناب من مین اوپر کئی بار عرض کر چکا ہون کہ قرآن مجید
آنحضرت نے معجزات کا کلی طور پر حاوی اور شخص ہے
فردا فردا قرآن مجید مین آنحضرت کے معجزات کی تخصیص اور
بیان کی ضرورت نہین تھی قرآن مجید انا جیل کے طرح
کسی بشر کی تصنیف نہین ایک مرتبہ نہین قرآن مین
بہت جگہہ پر آنحضرت کے معجزات کو کلی طور پر بیان کیا

کیا ہے چنانچہ اس قسم کے مقامات اور آیات کو اوپر کے سطرون
مین مختصراً ظاہر کیا گیا ہے اعادہ اور تکرار کی حاجت نہین
مین جناب محقق صاحب کو بڑی ادب سے توجہ دلاتا ہون کہ
مہربانی فرماکر انجیل کے اون اور اس کو جن سے مسیح کی ذات
سے معجزات کی طاقت بالکل ندارد معلوم ہوتی ہے غور سے
دیکھین اگر ہماری توجیہات کا جواب مدنظر ہو تو بسم اللہ
مبارک ہو مگر اون اور اس پر بھی لحاظ رہے تاکہ جواب
الجواب کے وقت ہمکو مکرر تکلیف دینے کی حاجت نہ رہی
آپکا یہہ فرمانا کہ آنحضرت کے معجزات کا صرف احادیث
مین غوغہ ہے ایک مسامحت ہے حضرت جب قرآن مجید
مین جیسا کہ اوپر کی سطرون مین ثابت کیا گیا آن حضرت
کے معجزات کو کلی طور پر ظاہر اور بیان کیا گیا ہے تو پھر احادیث
مین جو آن حضرت کا اپنا کلام تھا کیون نہ تصریح اور
تفصیل ہو افسوس احادیث کی تفصیل سے تو آپ گھبراتے ہین
مگر اناجیل مجہول المصنفین والنسخ کی مخبوط الحالت اور
مردود الحیثیت روایتون کو شوق سے قبول کرتے ہین -
احادیث محمدیہ سے اناجیل کے روایات کو آپ اوس صورت
مین برتری اور فوقیت دے سکتے ہین کہ جب اونکی حالت کو
درست اور صحیح ثابت کردین جبکہ ابھی تک اونکی صحت کا ثابت
کرنا آپکے ذمہ ہے تو احادیث پر فوقیت دینے کے کوی وجہ
نہین کیا ہم ایسے رسولون کے کلام کو مان لین کہ جو اعمال الرسل
کے ایک ورس کے اعتبار سے تیئین دن کال کر رسول بنانے
گئے تھے نعوذ باللہ خدا ایسے رسولون کی تصدیق رسالت
سے امن وامان مین رکھے ای ناظرین انصاف فرمائیے کہ
میتہار رسول لاثری کے ذریعہ سے رسول بنایا گیا جواب
قانوناً بھی ممنوع ہے علی ہذا القیاس اور رسولون کا حال
ہوگا پس ایسی رسولون کے باتون اور روایتون کو احادیث پر
فوقیت دینا بے انصافی اور ہٹ دہرمی نہین ہے تو اور کیا ہے
ہم نے چارون اناجیل کے روایتون پر ایک مفصل ریویو دینے
کا ارادہ کیا ہے اوس سے اناجیل کے روایتون اور وقعت کا
پتہ لگ جاویگا - محقق صاحب فرماتے ہین کہ قرآن مجید سے
آنحضرت کے معجزات کی تشخیص نہین ہوتی اگرچہ ہم اس
امر کے جواب مین ابھی کہہ چکے ہین کہ قرآن معجزات محمدیہ
کا حاوی اور محیط نہین ہے کیونکہ اسکی کوئی ضرورت نہ تھی
مگر چونکہ قرآن مجید مین بہت جگہہ پر آنحضرت کے معجزات
مشخص بھی کیا گیا ہے اس واسطے مختصراً چند معجزات کا حوالہ
دیا جاتا ہے اگر مزید تحقیقات اور بصارت کے ضرورت ہو تو
کتاب حاوی المعجزات محمدیہ اور کتاب اظہار الحق اور کتاب شواہد
محمدیہ وغیرہ کو ملاحظہ فرمایا جاوے -

قبل از بیان معجزات مشخصہ قرآن اس امر کو ذہن نشین کر لینا
چاہیئے کہ معجزات دو قسم پر ہین ایک فعلی اور ایک قولی -
فعلی اون معجزات کو کہتے ہین کہ رسول بدعوی رسالت کوئی
ایسا خارق عادت کام لوگون کے سامنے ظاہر کرے کہ جسکے مقابلہ
سے لوگ عاجز ہو جاوین - قولی اون معجزات کو کہتے
ہین کہ رسول کسی ایسی بات کی خبر دی کہ جو اوسکی ہوتی یا
اوسکے بعد ظاہر ہو بشرطیکہ از قسم قیافہ و فراست نہ ہو -
معجزات فعلی مین سے ایک معجزہ شق القمر کا ہے جسکی خبر
خداوند کریم نے سورت قمر مین اسطرح پر دی ہے اقتربت الساعۃ
وانشق القمر وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر نزدیک
آنگی ساعت اور پھٹ گیا چاند اور اگر دیکھتے ہین کوئی نشانی

تو منہہ پھیر لیتے ہین اور کہتے ہین یہہ جادو ہے ہمیشہ کا
کہتا رہا کہتے تھے کہ وقوع قیامت مستلزم انشقاق اور
انفکاک اجرام علویہ کا ہے اور یہہ ممکن نہین اس واسطے
وقوع قیامت بھی ممکن نہین آنحضرت نے کفار کے اس شبہہ
کے ازالت اور ازاحت کے واسطے بطور اعجاز بحکم رب الکائنات
جو اجرام علویہ مین سے ایک جرم ہے اشارت انگشت سے
دو ٹکڑے کرکے دکھا دیا اور فرمایا کہ دیکھہ لو اسی طرح پر روز
قیامت سب اجرام علویہ پھٹ جاوینگے اور سب کائنات اور
موجودات پر کل من علیہا فان کا مقدس جملہ صادق آویگا۔
جب کفار مکہ نے اپنی آنکھون سے انشقاق قمر دیکھا تو مارے
معاندت اور مخالفت اور اس جہالت کے کہ خداوند کریم سے
بھی ایسا امر اپنی نبیون کے مبارک ہاتھہ پر ظاہر کرانا ممکن نہین
یہہ بات کہنی شروع کی کہ نہین نہین اور کچھہ نہین محمد نے
جادو سے ایسا کر دکھایا ہے اور ہمیشہ سے ایسا ہی کیا
کرتا ہے۔ بعض عیسائی کہا کرتے ہین کہ اس معجزہ کا وقوع
بروز قیامت ہوگا کیونکہ مسلمانون کے بعض مفسرون نے انشقاق
قمر کو قیامت کے دن پر موقوف رکھا ہے جس قول سے عیسای
لوگ انشقاق قمر کو یوم قیامت پر موقوف رکھنا بیان کرتے ہین
وہ قول سراسر متروک اور مردود ہے جس مفسر نے اوس قول
کو بیان کیا ہے صیغہ قیل سے بیان کیا ہے اور یہہ بات ظاہر
ہے کہ از روے محاورہ اہل عرب و قواعد صرف و نحو جو قول
صیغہ قیل سے بیان کیا جاوے بیان کرنے والے کے نزدیک وہ
قول مردود اور ضعیف ہوتا ہے صاحب تفسیر کبیر اور صاحب
تفسیر اشرفی اور خطیب اور صاحب تفسیر سید التفاسیر اور
صاحب تفسیر مطلع الانوار وغیرہم نے اپنی اپنی تفسیرون مین

صاف طور پر لکھا ہے کہ انشق القمر کو بہ معنی سینیق القمر کہنا
ثقات اور مہرہ سے مروی نہین کسی مفسر نے یہہ نہین لکھا
کہ یہہ مذہب ہے ایک قول مردود کو نظر التشریح
والتوضیح بیان کیا ہے ضعیف العقاید لوگون کے مردود اقوال
سے معجزہ مذکور کا روز قیامت پر موقوف رکھنا بے عقلی
نہین ہے تو اور کیا ہے اگر یہی بات درست ہے تو لازم ہے
کہ پولوس اور رومن کیتھولک کے نرالی اور نئی معنون انجیل
کو فرقہ پروٹسٹنٹ کے لوگ مان لین یا اون سے انجیل کی حالت
اور وثاقت مین کوئی فرق آجاوے۔

محقق صاحب اسی معجزہ کی بابت اپنی مضمون مذکور کے اخیر
مین رقمطراز ہین کہ

قولہ شق القمر کے بابت معلوم ہو کہ اگرچہ صاحب احسن الاخبار
نے قرآن سے آیت پیش کی ہے اور بڑے فخر سے اوسکو
آن حضرت کا معجزہ کہا ہے تاہم بعد تحقیق کے قرآن سے اوسکے
معجزہ ہونیکا ثبوت حاصل نہین ہے۔

اقول معلوم نہین وہ کون سی تحقیق ہے کہ جو صریح
اور واضح آیات کو بھی اولتے معنون پر محمول کرتی ہے۔
آیت مذکور مین تو کھلے طور پر لکھا ہے کہ اقتربت الساعۃ
وانشق القمر دلن پر وا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر۔
اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ خداوند کریم
ارشاد فرماتا ہے کہ چاند پھٹ گیا اور کفار مکہ نے اوسکو
جادو کہہ کر منظور و قبول نہ کیا کفار مکہ کا انشقاق قمر کو
جادو کہنا صریح اسبات پر قوی دلالت کرتا ہے کہ آنحضرت
کے ہاتھہ پر اس معجزہ کا ظہور ہوا جب کافرون نے کوئی معجزہ
بھی نہین دیکھا تھا تو جادو کیونکر کہدیا محقق صاحب ذرا

عقل سے کام لیا کیجئے۔

قولہ اگر محمدؐ صاحب کا مطلب ہوتا کہ یہہ میرا معجزہ ہے تو صاف کہتے کہ مین نے یہہ کرامت دکھائی ہے اور اوسکو خلاف منکرون کے ثبوت نبوت مین پیش کرتے کیونکہ لوگون نے آپ کو اس امر مین بہت تنگ کر رکھا تھا تو آپ اس موقعہ کو غنیمت جانکر قوی طور سے اونکا مقابلہ کرتے اور نیز اس جملہ مین کوئی فاعل معین کرتے اور خصوصًا اپنی طرف منسوب کرتے مگر یہہ باتین حضرت نے نہ سوچین اور نہ کہین تو اس آیت سے معجزہ شق القمر تصور کرنا محمد کا انکار معجزہ سے بری کرنے کا حیلہ ہے۔

اقول ہم کئی بار ظاہر کر چکے ہین کہ قرآن مجید آنحضرت کی اپنی تصنیف نہین وہ پاک کلام تو خدائے لایزال کے طرف سے نازل ہوی ہے آنحضرت کے فضایل اور معجزات کے بابت قرآن مجید مین جو کچھ بیان ہوا ہے اونکا بیان کرنے والا خدا ہی ہے محمد صاحب کو اوس مین کچھ دخل نہین خداوند کریم صاف فرماتا ہے۔ تنزیل الکتاب من اللہ العزیز الحکیم ۵ انا انزلنا الیک الکتاب بالحق فاعبد اللہ مخلصین لہ الدین ۵ پھر ارشاد ہوتا ہے حٰمٓ ۵ تنزیل من الرحمان الرحیم ۵ کتاب فصلت ایاتہ قرانا عربیا لقوم یعلمون۔ پھر فرماتا ہے انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ انا کنا منذرین فیہا یفرق کل امر حکیم ۵ امرا من عندنا انا کنا مرسلین۔ جب قرآن مجید آنحضرت کے اپنی تصنیف نہین تو پھر کیونکر یہہ کہہ سکتے کہ مین نے یہہ معجزہ دکھایا ہے خداوند کریم آنحضرت کے فضایل اور معجزات کو اپنی طور پر بیان کرتا ہے سو خدا نے صاف کہدیا ہے کہ

محمد صاحب نے معجزات دکھائی مگر مشرکین اور معاندین نے بوجہ معاندت سحر کہہ کر قبول و منظور نہ کی افسوس محقق صاحب کو ابھی تک واقعات کے بیان اور اظہار کا طریق بھی سمجھ مین نہین آیا جناب من جس بات کو کوئی آپ بیان کرتا ہے اوس مین تو آپ ہی ضرور تا کہنا پڑتا ہے کہ مین نے یہہ کیا کہا اور فلان نے یہہ کیا کہا اور جسکو کوئی دوسرا بیان یا ظاہر کرتا ہے اوس مین ایسا نہین کہنا پڑتا بلکہ یون کہا جاتا ہے کہ فلان آدمی نے یہہ کیا اور یہہ کہا یا فلان آدمی کو ہم نے یہہ کہا پس واضح ہو کہ قرآن مجید شق دوسرے مین ہے یعنے اوسکا مظہر اور قایل خدا ہے کیا محمد صاحب کو لازم تھا کہ خدا کے پاک کلام مین دخل دیکر آپ یہہ کہہ اوٹھے کہ مین نے یہہ کیا اور وہ کیا جب خداوند کریم ہی آنحضرت کے معجزات اور دیگر فضایل کو بالمقابل مشرکین اور کفار زور و شور سے بیان کر رہا ہے تو پھر محمد صاحب کو دخل دینے کی کیا ضرورت تھی البتہ احادیث آنحضرت کے آپکے کلام ہین اوس مین ضرور انھون نے اپنے طور پر یہہ دعوی کیا ہے کہ مین نے کفار کو فلان معجزہ اور فلان کرامت دکھائی احادیث مین کفار کے ساتھ معجزات دکھانے کے بابت آنحضرت کا مقابلہ کرنا بخوبی ثابت ہے قرآن مجید مین خدا نے اس بارہ مین مشرکون اور معاندون کو خوب دبایا بچایا ہے ایک جگہہ پر نہین بیسون جگہہ پر اس امر کا مذکور ہے مندرجۂ ذیل آیت کریمہ کو ذرا آنکھین کھول کر دیکھیے اور انصاف سے فرمائیے کہ کافرون اور مشرکون کو خداوند کریم نے کسقدر دبا بچایا ہے سورت صف۔

و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد ۵ فلما جاءہم بالبینات قالوا ہذا سحر مبین ایک رسول جو مجھ سے پیچھے آئیگا جسکا نام احمد ہوگا اونکو خوب سنا دیا تھا پھر جب وہ رسول کھلے کھلے معجزے لیکر آیا تو کافرون نے کہا کہ یہہ تو کھلا جادو ہے

میرے بعد جسکا نام احمد ہوگا جب احمد آیا معجزون کے
ساتھ تو کافرون اور مشرکون نے کہا کہ یہہ تو جادو ہے
اس سے اگلی آیت مین خداوند کریم ارشاد فرماتا ہے

یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواہہم واللہ متم نورہ ولو
کرہ الکافرون ہو الذی ارسل رسولہ و دین الحق لیظہرہ
علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون کافر چاہتے ہین کہ بجہادیون
اللہ کی روشنی (یعنے معجزات اور علامات نبوت اور امور ہدایت)
اپنی منہون سے یعنے سحر اور جادو کہنے سے جو گویا اون کے وہم کی
جہت سے ہے) اور اللہ پورا کریگا اپنی روشنی یعنے اگرچہ یہہ
کافر اور مشرکین آنحضرت کے ہاتھ مبارک سے معجزات اور امور
ہدایت اور علامات رسالت دیکہہ کر سحر اور جادو کہنے سے
یہہ چاہتے ہین کہ اونکو موثر نہ ہونے دین اور لوگون کو بہکاتے
ہین کہ محمد صاحب معجزات نہین دکہاتے بلکہ سحر اور جادو کرتے
ہین مگر بہرحال اپنے دین اور نور کو ثابت اور قایم رکہیگا اور
ترقی دیگا) اور پری برا مانین مشرک (یعنے اگرچہ کفار اور
مشرکین اوس دین کے استیصال اور بیخ کنی مین کتنی ہی سعی
اور کوششین کرین تب بھی ہم اوسکو ترقی پر ترقی دین گے)
کیون جناب من دیکہا اس آیت مین خداوند کریم نے کس خوبی
اور وضاحت سے کافرون اور مشرکون کو دبایا بچایا ہے
اور کس عمدگی سے کفار کے ساتھ محمد صاحب کے جانب سے
معجزات کے نہ ماننے پر مقابلہ کیا ہے فرمائیے اب تو فاعل معین
ہوا ہے یا نہین خداوند کریم صاف کہتا ہے کہ تمہارے پاس

حضرت محمد صاحب معجزات لیکر آئے مگر تم نے بوجہ معاندت
اون معجزات کو سحر کہہ کر قبول و منظور نہ کیا پھر اونکی خبر لیکر
اور معاندت کو ہیچ اور لاشئی اور بے اثر بنانیکے واسطے
فرمایا ہے کہ اگرچہ تم کتنی ہی شرارت معاندانہ اور کوشش
مخالفانہ کرو تب بھی آنحضرت کے معجزات اور علامات نبوت اور
امور ہدایت اور دین حق ترقی اور جڑ پکڑیگا تم بہتیرا سحر
اور جادو کہہ کر ٹال مٹول کرو اور لوگون کو بھی اسپر آمادہ
کرو کچھ پروا نہین دین حق تمام دینون پر فوقیت اور برتری
پاویگا۔ اگر باوجود اس واضح اور روشن دعوے کے بھی
اب وہ ہی ہٹ دھرمی اور تعصب کا راگ گائے جاوین تو پھر
کیا علاج ہے خدا ہدایت دے۔ دیکہنا محقق صاحب اب انکا
کا لفظ زبان پر نہ لانا ورنہ بے انصافون کے زمرہ مین شمار
ہوگے۔ یہہ تو تحقیقی جواب ہو چکا لیجئے اب الزامی جواب
دیتا ہون۔ فرمائیے محقق صاحب۔ جسے سحر و دلیس یا
شیطان یا سردار کاہنون یا یہودیون نے بوقت
تصلیب آپکی فرضی خدا کے بیٹے مسیح سے معجزات طلب کئے
اونھون نے کیون نہ اونکا مقابلہ کرکے کہا کہ مین نے
قبل اسکے فلان فلان معجزہ دکہایا ہے بہتر تو یہہ ہوتا کہ
مسیح خدا کا بیٹا اوسوقت کوئی معجزہ دکہاتا اگر یہہ نہین
تھا تو اتنا ہی کہتا کہ مین آگے بہت سے معجزات دکہا چکا ہون
مگر افسوس یہان تو اولی بار ہی پہاڑ کو جاتی ہی جواب
ہی ندارد تصویر کے طرح چپ ہو گئی ناظرین اخبار
منشور محمدی۔ انصاف فرمانے کا مقام ہے کہ اہل یہود
حضرت مسیح نعوذ باللہ خدا کے اکلوتے بیٹے سے باالاجبار
معجزات طلب کرتے ہین اور خدا کا بیٹا سامنے تصویر ہو کر

خدا کہ اسے محقق صاحب ذرا مہربانی فرماکر اپنے روح القدس
کی معرفت مسیح کو پوچھئے تو کہے کہ استاد یہہ کیسی چپ لگائی
غالباً آسمان چہارم سے یہی جواب آویگا مصرعہ
خموشی معنی دارد کہ در گفتن نمی آید + واہ واہ خدا کا
بیٹا کیسا اچھے معجزات دکھاتا ہے افسوس آنحضرت کے معجزات
کو خداوند کریم نے کھلے طور پر بیان کیا ہے مگر اس خدا کے
بیٹے کا تو عجیب حال ہے کہ جواب ہی نہین دیتا گویا منہ مین
زبان تک نہین جناب من ذرا مسیح کے حالت کو درست ثابت
کر بھیجئے پھر ہمارے پاک مذہب پر معترض ہونا اور زانجیل کا
منکر ہونا لازم آویگا کیونکہ مسیح کا ارشاد ہے کہ سب سے
اوّل اپنا عیب دیکھو پھر دوسرے کی عیب جوئی کرو۔
قولہ کہو صاحب الساعت سے کیا مراد ہے قرآن سے دو
دو مواقع مین یہہ لفظ قیامت پر بولا گیا ہے تو اس بات کا
کیا ثبوت ہے کہ سورہ قمر کے آیت اول مین اسکا بھی استعمال
نہین ہے اگر اس بات کا کوئی ثبوت ہے تو وہ یہہ ہوگا
کہ یہہ معجزہ شق القمر ہے اس لئے اس جا الساعت سے
مراد قیامت نہین ہے مگر یہہ تو معجزہ کو فرض کرکے متن
کی تغییر کرنا ہے ایسا نہ ہونا چاہئے۔
اقول ناظرین سب سے پہلے اس مخبوط الالفاظ عبارت
کو دیکھین کہ کس جوش اور لیاقت سے لکھی گئی ہے۔
افسوس ہمارے محقق صاحب کو ابھی تک باوجود دعوی
تحقیق مطالب کرنے کا بھی سلیقہ حاصل نہین ہے۔
مصرعہ برین عقل و دانش بباید گریست + اچھا ہم
تو جملہ معترضہ تھا سنئے جناب من سورت قمر کی ابتداء مین
الساعت کا لفظ اس واسطے اطلاق کیا گیا ہے کہ کفار
کو نمونہ قیامت یعنے اجرام علوی مین سے ایک جرم کا پھٹنا
دکھایا گیا تھا یہہ بات ظاہر ہے کہ شریعت محمدیہ کے بموجب اجرام
علویہ کا پھٹنا قیامت کی ایک نشانی ہے چونکہ کفار عرب
وقوع حادثہ قیامت کے منکر تھے اس واسطے کہ اونکے نزدیک
اجرام علویہ کا انشقاق اور انفراق محال تھا اس لئے آنحضرت
نے چاند کو دو ٹکڑے کرکے دکھایا اور کہا دیکھو کہ قریب آ
لگی قیامت۔ آئی نزدیک اور ظاہر ہوی نشان قیامت۔
الساعت سے موعودہ قیامت کا ظہور مراد نہین بلکہ من جملہ
آثار قیامت کے ایک اور نشانی کا ظہور مراد ہے جیسا کہ کوئی
شخص کسیکو کہے کہ فلان وقت آگ جلیگی اور تمام جلنے والے
چیزون کو بھسم کردیگی تو سننے والا اوسکا منکر ہوکر کہے کہ
ایسا کبھی نہین ہوگا اگر فی الحقیقت تم اپنے دعوے اور خبر
مین سچے ہو تو نمونہ کے طور پر ایک شئی جلاکر تو دکھاؤ۔
مدعی یا مخبر بغرض تصدیق خبر ایک شئی کو جلاکر دکھائی اور
کہی کہ وہ دیکھو کہ آئی آگ اور جلادیا فلان شئی کو جیسا اس
احتراق جزویہ سے آگ کی احتراق اور اثر کا کلی ظہور مراد
نہین اسی طرح پر الساعت سے اس صورت مین کلی ظہور
مراد نہین قیامت کا ایک نمونہ بیان کیا گیا ہے یعنے یہہ کہ
اس طور پر اجرام علویہ منشق اور منفرق ہونگے کافر اور
مشرک جسکا انکار کرتے تھے ہم کہتے ہین کہ الساعت کے
لفظ سے یہہ دھوکا کھانا کہ انشقاق قمر بروز قیامت ظہور
پذیر ہوگا قرآن مجید کی طرز عبارت اور عقل و فہم کے بالکل
خلاف ہے اس سوال کا کیا جواب ہوگا کہ قرآن مجید نے اس
سورت مین انشقاق قمر کو کیون خاص کیا حالانکہ اوس کے
نزدیک تو بروز قیامت سب اجرام علویہ منشق اور منفرق

ہو بہاو یہ ہے اس صورت عمومیت مین انشقاق قمر کی خصوصیت
کی کیا وجہ ہے اگر یہ اکبر کا ذکر ہوتا تو سب بھی مخالف کہہ
سکتا تھا کہ چونکہ آفتاب اجرام علویہ مین سے جرم اکبر اور نیر
اشہر ہے اس واسطے اسکو خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے۔
یہان تو اس نیر اکبر کا فیضان ہو رہا ہے اسکی خصوصیت
کی کیا وجہ الحق یہہ خصوصیت صرف بہ نظر تحدی اعجاز کے
ہے ورنہ اور کوئی وجہ نہین۔

بعض مفسرین کا یہہ قول بھی ہے کہ یہان ساعت سے مراد وہ
وقت مراد ہے کہ جس مین انشقاق قمر ہوا آنحضرت کفار مکہ کو
بموجب حدیث صحیح الغرض ارشاد فرماتے ہین کہ لو جس ساعت
کی تم انشقاق قمر کے واسطے انتظاری کرتے تھے قریب آگئی
دیکھو چاند دو ٹکڑے ہو گیا اقتربت الساعۃ وانشق القمر
یعنے آگئی تمہاری مطلوبہ گھڑی اور پھٹ گیا چاند یہہ ایسا ہی
ہے کہ جیسے کوئی شخص کسی شخص کو کہے کہ تم بندوق نہین چلا سکتے
اور وہ شخص ایک لمحہ بھر کے بعد بندوق کو کر بہ نشانہ کہکر
کہے کہ لو دیکھو بندوق چلانے کا وقت آگیا۔

محقق مہاحب کا یہہ ارشاد کہ قرآن مجید مین ساعت کی معنی قیامت
کے بھی آئی ہین اسواسطے اسکا دوسرے معنون پر اطلاق کرنا
جایز نہین سراسر خلاف عقل اور فضول ہے ساعت کا لفظ
وقت کی طرح ہے جیسی لفظ وقت کا اور ضروری مواقع مین
اطلاق کرنا جایز ہے اسی طرح پر ساعت کا لفظ محض روز
قیامت کیواسطے مخصوص نہین قرآن نے ساعت کو صرف اس لحاظ
سے قیامت کے معنون مین لیا ہے کہ وہ حادثہ بھی کسی ساعت
مین ہی ہوگا یہہ بات نہین کہ لفظ ساعت کے خاص طور پر قیامت
کے معنے مین اعتبار کے طور پر ساعت کو قیامت کہا جاتا ہے
جبکہ لفظ ساعت کے معنے خاص طور پر قیامت کی نہین تو
پھر اوسکا کسی اور حادثہ کے وقت پر اطلاق پانا بیجا نہین ہے
قیامت کو تو یوم الحساب اور یوم العدالت بھی کہتے ہین اب
اگر کوئی شخص کہے کہ یوم الحساب اور یوم العدالت کسی اور
موقعہ پر بھی قیامت ہی سے مراد ہے تو کتنی بڑی جہالت اور
حماقت ہے۔

قولہ اور معلوم ہو کہ جب آپ اس معجزہ کے نسبت امور مذکور
معین و ثابت کر لینگے تب ہم تو اونچی ثبوت اس معجزہ کی
طلب کرینگے اور جب اس طور سے تسلی ہو جاویگی تو ہم مان
لینگے کہ حضرت محمد نے نفی معجزات کے برخلاف یہہ معجزہ دکھایا
اور یون اپنے قول کو اپنی فعل سے غلط ثابت کیا اور ابھی تو
اس امر کو تحقیق جانتے ہین کہ محمد نے کوئی معجزہ نہین کیا
کیونکہ نہین کر سکتی تھی فقط۔

اقول محقق صاحب آپکے امور مذکور کو تو خوب ثابت
کر دیا گیا ہے اگر کچھہ اور حوصلہ ہو تو بسم اللہ ہمین گو ہمین
میدان بندہ خدمت کرنے کو طیار ہے۔ باقی رہا آپ کا
معجزہ شق القمر کی بابت تاریخی ثبوت مانگنا سو عرض ہے
کہ رسولون اور نبیون کی معجزات بالعموم اوس وقت ظاہر
ہوتی ہین کہ جب اونکی اشد ضرورت ہوتی ہے اور اون
معجزات کے دیکھنے والے عموماً مخالفین ہی ہوتے ہین ہان
جس وقت معجزات کا ظہور اور صدور ہوتا ہے نبیون یا
رسولون کی اکثر پیرو اور تابعدار بھی حاضر ہوتے ہین
معجزات دکھانیکے واسطے نبی یا رسول پہلے سے اطلاع عام
یا نوٹس نہین دیتے کہ فلان تاریخ یا فلان وقت مین
معجزہ دکھایا جاوے گا۔ + باقی آیندہ۔

مطبع بحر الاسلام بنگلور عین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔